ہاشمی صاحب نے ان ہستیوں کے حیرت انگیز کردار ہمارے سامنے تصویر بنا کر رکھ دیے ہیں۔

ان کی تازہ تر تالیف " سیرتِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ " ہے۔ اس کتاب میں حضرت ابوہریرہؓ کے مجموعی حالات کے فریم میں ان کی حدیث کی خدمات کا خاص تذکرہ کیا ہے۔ قریباً" ڈیڑھ سو روایات کا تذکرہ ہوا ہے۔ علاوہ بریں جناب ابوہریرہؓ کے متعلق شبہات و اعتراضات اٹھانے والوں کے خیالات کی تردید کی ہے۔

جناب ابوہریرہؓ کا دورِ صفہ' والہانہ محبتِ رسولﷺ' عمرۃ القضا' حج اکبر اور حجتہ الوداع میں شرکت۔ پھر غزوات اور جہاد میں موصوف کا حصہ' امارتِ بحرین' امارتِ مدینہ' مسندِ قضا پر' خاصے اہم امور ہیں۔

۵۸ ہجری کے رمضان میں حضرت ابوہریرہؓ مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ حضرت ابو سلمہؓ بن عبد الرحمان عیادت کے لیے آئے تو ان کی صحت کی دعا کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "اے اللہ! اب مجھے دنیا میں نہ لوٹا"۔ پھر ابو سلمہؓ سے کہا کہ "وہ زمانہ دور نہیں جب لوگ موت کو سرخ سونے کے ذخیرے سے زیادہ محبوب سمجھیں گے۔ تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جب آدمی کسی مسلمان کی قبر سے گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ اے کاش! بجائے اس کے میں اس قبر میں دفن ہوتا"۔ اب تو بڑے بڑے دینی رہنماؤں کو بھی ایسا احساس نہ ہوتا ہو گا' چاہے ان کے اور زمانے کے حالات بدتر ہوں۔

(نعیم صدیقی)

بہار کے پہلے پھول: از جیلانی بی اے۔ مرتبین: محمد نواز منہاس' عباس اختر اعوان۔ ناشر: مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور۔ صفحات ۳۰۴۔ قیمت ۱۲۰ روپے۔

جیلانی بی اے مرحوم بنیادی طور پر ایک ادیب اور افسانہ نگار تھے۔ اگر وہ افسانہ نگاری سے ہاتھ نہ کھینچ لیتے تو ان کا شمار اردو کے چوٹی کے افسانہ نگاروں میں ہوتا مگر انھوں نے (خدا جانے کیوں؟) کوچہ ادب کو خیرباد کہا اور خود کو "چودھری غلام جیلانی" تک محدود کر لیا۔ تاہم (غنیمت ہے کہ) قلم و قرطاس سے ان کا تعلق' صحافت کے حوالے سے تادم زیست قائم رہا۔ اس عرصے میں انھوں نے جو کچھ لکھا' اگرچہ وہ ان کی صحافتی ضرورت تھی مگر ان مختلف النوع تحریروں میں بھی سفرناموں' شخصی خاکوں' انشائیوں' افسانوں اور رپورتاژ کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ ان کی یہ تحریریں احساس دلاتی ہیں کہ وہ ایک بڑے ادیب ہیں۔

زیر نظر مجموعہ شخصیات پر ان کے چھوٹے بڑے ساٹھ مضامین اور تعزیتی شذروں اور خاکوں پر مشتمل ہے۔ بیشتر افراد کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے جیسے سید مودودیؒ، مسعود عالم ندوی، چودھری غلام محمد، جان محمد بھٹو، گلزار احمد مظاہری، خان سردار علی خاں وغیرہ۔ یہ سب (اور بہت سے دوسرے بھی) بقول جیلانی مرحوم: "فصل بہار تحریک اسلامی کے ابتدائی پھولوں میں سے تھے"۔ بعض عالم اسلام کی نامور شخصیات ہیں، جیسے: علامہ اقبال، مفتی اعظم امین الحسینی، شاہ فیصل شہید، اسماعیل راجی الفاروقی، سید قطب شہید، عبد القادر عودہ وغیرہ۔ بعض قومی اکابر کی صف میں آتے ہیں، جیسے: قائد اعظم، چودھری غلام عباس، چودھری محمد علی، میاں عبد الباری، فاطمہ جناح، آغا شورش کاشمیری وغیرہ۔ بعض تحریروں کی حیثیت مختصر صحافتی تعزیتی شذروں کی ہے، جن میں اعتراف عظمت ہے اور خراج عقیدت بھی، مگر چند افراد کے خاکے جیلانی مرحوم نے بہت ڈوب کر لکھے (جیسے بارک اللہ خاں، خان سردار علی خان، صاحبزادہ صفی اللہ، مولانا گلزار احمد مظاہری، خواجہ محمد رفیق شہید، ملک نصر اللہ خاں عزیز، جان محمد بھٹو)۔ یہ خاکے دلچسپ ہیں اور لکھنے والے کی دردمندی و دل سوزی اور ایک ادیب کی مخصوص رومانوی افتاد طبع کے عکاس ہیں۔ جیلانی مرحوم ادبیات شرق و غرب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے، اور ان کی تحریروں کے پس پردہ اس کی واضح جھلک ملتی ہے۔ ان کی طبیعت کی رومانیت کبھی تو گردوپیش کے مناظر اور فطرت کے حسن و جمال کو سراہتی ہے اور کبھی وہ تحریک اسلامی کے ماضی اور بہار کے ابتدائی پھولوں کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں۔ زیر نظر تحریروں میں آپ افسانے کا لطف بھی پائیں گے اور سفرنامے، انشائیے اور خود نوشت کی دل کشی بھی، حتیٰ کہ چند مقامات پر جاسوسی کہانی کا سا سسپنس بھی۔ ان کا استدلال ذہن کو اپیل کرتا ہے اور اسلوب تازہ در دل پر دستک دیتا ہے۔ ایسی دل کش اور خوب صورت نثر لکھنے والے خال خال ہیں۔ جن لوگوں نے جیلانی کی صحبت اٹھائی، وہ جانتے ہیں کہ مرحوم کی گفتگو سے ظرافت و مزاح کا بھرپور اظہار ہوتا تھا مگر ان مضامین میں وہ ایک منکسر المزاج، دل نواز دانش ور اور فلسفی ادیب کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔

ان خاکوں اور حاشیوں سے خود ان کا اپنا ایک خاکہ مرتب ہوتا ہے۔ بہار کے ابتدائی پھولوں کی خوشبو بانٹنے والا خود بھی انھی پھولوں میں سے ایک تھا۔

معیار طباعت اچھا ہے، مگر افسوس ہے کہ کتاب کی تدوین خاطر خواہ طریقے سے نہیں کی گئی۔ کتاب بہرحال پڑھنے کے لائق ہے۔

(رفیع الدین ہاشمی)